رجسٹرڈ ڈائیل نمبر ۶۰۶

# ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو سکھوں اور آریوں میں کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

KHILAFAT LIBRARY

## ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ ۔

شاہی خاندان اور امراء سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ ۔

ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کے سرپرستوں کی فہرست میں لکھے جائیں گے اس کے علاوہ جو کچھ دیں وہ عطیہ تصور ہوگا ۔

## مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر اور دیگر مذاہب پر اسکی حقیقت بیان کرنا ۔

(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا ۔

(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا ۔

(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہنچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا ۔

(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی ۔

مورخہ ۳ - اگست ۱۹۱۷ء

جلد ۸ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وددان! | نمبر ۱۸

## قادیان کے حالات

(۱) الحمد للہ کہ حضرت اقدس کی صحت اچھی ہے اور آپ ہر وقت اصلاح قوم میں مصروف ہیں ۔ حضرت اقدس کو یہ دھن اور لگن ہے کہ ہماری جماعت کا ایک ایک فرد دنیا کے لئے شمع ہدایت کا نمونہ ہو ۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی یہ تڑپ ضرور اپنا اثر دکھلائیگی حضرت کی دعاؤں سے وہ وقت قریب اور قریب آرہا ہے کہ جب ہماری جماعت کا ایک ایک فرد دنیا کے لئے نور ہدایت کا کام دیگا

(۲) پنڈت کشن چند آنند جو اپنے آپ کو مہامنڈل کا سکرٹری بتلاتے تھے جنہوں نے پرکاش کے رشی نمبر میں رشی دیانند کی تعریف میں ایک مضمون بھی لکھا تھا جسپر سناتنی دوستوں کی طرف سے پنڈت صاحب کو سخت جھاڑ پڑی تھی اور آپنے سناتن دھرم پرچارک میں ایک تو یہ نامہ چھپوا کر اپنا پیچھا چھوڑایا تھا ۔ پچھلے دنوں آپ قادیان میں براج مان تھے ۔ مینڈک کی کوزکام کی شکل پر آپکو بھی چیلنج کا شوق کو دا کہ مورتی پوجن پر بحث کیجائے

ہم تو اس سناتنی پنڈت کی صبارت پر ششدر ہی رہ گئے تاہم سناتنی پنڈت کی خاطر انکا چیلنج بخوشی منظور کیا گیا اور ایک گھنٹہ دس دس منٹ کی باری سے مباحثہ شروع ہوا ۔ ہماری طرف سے مکرمی میر محمد اسحٰق صاحب تھے ۔ دوسری ہی باری میں سناتنی پنڈت کے چھکے چھوٹ گئے اور آپ بے تکی ہانکنے پر اتر آئے پنڈت صاحب کی زبان مبارک سے یہ سنکر ہماری حیرت اور تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جسقدر چیتن (ذی ادراک) وجود ہیں ان میں پاپ (گناہ) پایا جاتا ہے اس لیئے ہم مورتی جو جڑ (غیر مدرک) ہے کی پوجا کرتے ہیں ۔" ان بودے ہتھیاروں پر میدان مباحثہ میں آنا پنڈت کشن چند کا ہی حوصلہ ہو سکتا ہے آہ کیا سناتنی پنڈت کو یہ معلوم نہیں تھا کہ سب ادراک کا سرچشمہ ایشور ہے اس لیئے بقول سناتنی پنڈت نعوذ باللہ وہ بھی گنہگار ہوا ۔ آہ افسوس علاوہ ازیں سناتنی پنڈت نے ایک اور بھی کمال کیا جسے سنکر سناتنی پنڈت کی منطق پر ہماری روح تو پھڑک اٹھی چشم بد دور آپنے اپنی بے نظیر منطق کے موتی اس طرح بکھیرنے شروع کیئے ایشور جو نراکار (غیر محدود) ہے وہ مورتی جو ساکار (محدود) ہے میں سما جاتا ہے واہ وا کیا کہنے ہیں اس منطق کے کہ جسکے ذریعہ ایک غیر محدود ہستی محدود وجود میں آجائے بھلا کوئی پنڈت صاحب سے دریافت کرے کہ وہ چیز جو محدود میں آجائے وہ محدود در محدود ہو جائیگی یا غیر محدود رہیگی غرضیکہ سناتنی پنڈت کو اس مباحثہ میں جو ہزیمت اٹھانی پڑی امید ہے کہ آپ دیر تک یاد رکھینگے ۔

(۳) ہر دو سکولوں کے طلباء سالانہ چھٹیوں کی وجہ سے اپنے گھروں کو چلے گئے ہمارے سکول کے بچوں کو قادیان میں رہکر جو حضرت اقدس کی صحبت بابرکت سے مستفیض ہونیکا موقع ملا ہے اور قادیان کی پاک زندگی نے جو ان میں غیر معمولی تبدیلی کردی ہے ہمیں امید واثق ہے کہ آپ ایام تعطیلات میں اس نعمت غیر مترقبہ سے اپنے دوستوں کو جو تا حال اس نعمت سے محروم ہیں مستفیض کرنیکی کوشش کرینگے اور اپنے حال و قال سے اس امر کو کما حقہ آشکارہ اور مبرہن کر دینگے کہ قادیان کی پاک زندگی اپنے اندر کیا کیا خوبیاں رکھتی ہے ۔ پیارو تم اپنی ہر ایک بات سے اس امر کو اوروں پر ثابت کر دو کہ درحقیقت قادیان کی زندگی قابل رشک ہے ۔

(۴) ہم نے پچھلے پرچہ میں ذمہ وار دوستوں کی توجہ گرلز سکول کی قابل رحم حالت پر دلائی تھی سو خوشی کی بات ہے کہ ذمہ وار دوست بھی

( اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شائع ہوا ۔ )

# نامۂ لنڈن

حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

اگرچہ انگلستان میں زیادہ تر مادیت اور دہریت بھری ہوئی ہے۔ تاہم ایسی سعید روحیں بھی ہیں جو سمجھانے سے حق کو قبول کرتی ہیں۔ قاضی عبداللہ صاحب ایک انگریز کو تبلیغ کر رہے تھے۔ آخر انہوں نے اگلے دن حق کو تسلیم کیا۔ اور رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا تحریری اقرار کیا۔ ایک صاحب جن کا نام مسٹر ہولمز ہے۔ حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اسلامی نام اللہ دین رکھا گیا۔ سنا گیا ہے کہ آسٹریا میں ایک شخص نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کہتا ہے کہ میں صلح کرانے کے واسطے آیا ہوں۔ آج لنڈن کے ایک مشہور سیر گاہ میں ایک میلہ ہے۔ جہاں لنڈن کی آبادی کا بڑا حصہ جمع ہو رہا ہے۔ زیادہ تر جھولے تفریح کے واسطے ہیں۔ اور نشانہ چوٹ کر اشیاء خریدنے کا جوا بہت کثرت سے ہو رہا ہے موسم خوشگوار ہے ؛

راقم عبدالحی عرب (مولوی فاضل)

۳۱ مئی ۱۹۱۷ء

## قبول اسلام

خدا تعالیٰ کے فضل سے لنڈن میں تبلیغ اسلام کا کام روز افزوں پر ہے۔ ایک اور صاحب جن کا اسم گرامی ڈبلیو سمتھ ہے۔ جماعت مومنین میں داخل ہوئے۔ انکا دستخطی اقرار اسلام حضور مرشدنا علیہ السلام بھیجا گیا۔ اور چند اصحاب بہت قریب آرہے ہیں۔ انکے مشرف باسلام ہونے کی خوشخبری انشاء اللہ بہت جلد ناظرین کو پہنچائی جائے گی۔

۴ جون کو اعلیٰ حضرت قیصر ہند نے ایک کھلے میدان میں سپاہیوں کو تمغے عطا فرمائے عاجز راقم اور برادر قاضی عبداللہ صاحب بھی اس میدان میں بادشاہ سلامت کے دیدار کے واسطے حاضر ہوئے۔ ناظمان جلسہ نے ہم ہر دو کو ازراہ مہربانی ایسی جگہ کھڑا کیا۔ کہ بادشاہ سلامت اور ملکہ معظمہ ہمارے پاس سے گذریں۔ اور ہماری طرف خاص توجہ سے دیکھا۔ اور ہمارے سلام کا جواب دیا۔ جس پر حاضرین نے ہم کو مبارکباد کہی۔ ہم نے حسب معمول اپنی ہندوستانی طرز پر عمامے باندھے ہوئے تھے کیونکہ میں یہاں اپنا لباس وہی رکھتا ہوں۔ جو ہندوستان میں تھا ؛

محمد صادق عفی اللہ عنہ

۲۱/۶/۱۷

## دو اور شخصوں کا مسلمان ہونا

نہایت خوشی کے ساتھ اس خبر کو شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دو اور شخص حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ ایک صاحب کا نام مسٹر ڈراٹی کوٹ ہے۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ اور دوسرے نوجوان ہیں۔ ان کا نام مسٹر بلین ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے زیادہ ترقی دے۔ ایک بڑے سیر گاہ میں ایک بڑے مجمع کے درمیان ایک دہریہ کے ساتھ مفتی صاحب کا مباحثہ ہوا۔ جس میں دہریہ ایسا لاجواب ہوا۔ کہ عیسائی پادری بھی حیران ہو کر باوجود مذہبی مخالفت کے حضرت مفتی صاحب کی تعریف کرنے لگے۔ علاوہ انکے دو شخصوں نے حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا تحریری اقرار کیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔ مسٹر ہنری بارنٹ جو مرصع سازی جواہر کا کام کرتے ہیں۔ مسز ہیلسے۔ اللھم زد فزد

اس اسلامی مشن کے متعلق تمام خط و کتابت جناب مفتی محمد صادق صاحب کے نام ہونی چاہیئے۔ پتہ انگریزی میں ہو۔

No 41 Great Russell

Steet W.C.1

London

## مبارک

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ انگلستان میں باوجود لوگوں کی حد درجہ کی مصروفیتوں کے اور نیز جنگی معاملات میں توجہ ہونے کے ایسے لوگ بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو دین کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب جن کا نام مسٹر جان ولسن ہے۔ اور ایک عرصہ سے برادرم قاضی عبداللہ صاحب کے ساتھ مسائل اسلام پر خط و کتابت کر رہے تھے۔ اور کبھی کبھی ملکر زبانی گفتگو بھی کرتے تھے۔ آخر انشراح صدر کے ساتھ دین اسلام میں داخل ہو گئے ہیں۔ اسلامی نام سعید رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں سعادت عطا فرماوے۔ آمین

## انجیل پر ایک کڑی نظر

انجیل کے متعلق خود ان لوگوں کے کیا خیالات ہیں۔ جو عیسائی گھرانوں کے اندر پیدا ہوئے ہیں۔ ہمارے سامنے "کرسچن کامن ویلتھ" ۶ جون کا پرچہ پڑا ہے۔ یہ اخبار مذہب میں آزادی خیالات کا حامی ہے۔ اور عیسائی عقائد کو عقل اور دلیل کے ڈھانچہ میں ڈالنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ "انجیل کے استعمال کیلئے جدوجہد" کے عنوان سے چار لیڈر اس میں نکل چکے ہیں ان میں درحقیقت ان مشکلات کا ذکر ہے۔ جو عیسائیت کے پرچار کے راستہ میں آرہی ہیں۔ اس مضمون میں دیکھا کہ ان پر شبہ اٹھاتا ہے کہ انجیل کے اس حصہ کو کس نے لکھا جس کو ڈیوٹرونومی Deuteronomy کہتے ہیں۔ وہ کہتا ہے :-

اس باب کی پہلی آیت کہتی ہے۔ کہ موسیٰ نے اس حصہ کو نہیں لکھا۔ لیکن روایت کہتی ہے۔ کہ موسیٰ ہی اس کا مصنف تھا۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ جب بہت سے پادری گرجوں میں روایت کی بنا پر یہ کہتے ہیں۔ تو بہت سے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے سچائی ہمارے سامنے ہے۔ اور بہت سے لوگ ان دیدیوں اور گرجوں سے نفرت کے ساتھ ہٹ جاتے ہیں۔ جو سچائی کی مخالفت کرتے ہیں لوگوں کو یہ سوچنے کا موقعہ کیوں دیتے ہو۔ کہ عیسائیت کو اپنے سہارے کے لیئے غلط بیانیوں کی ضرورت ہے۔ بات تو یہ ہے کہ اس روایت کو رد کرو اور تم لوگوں کی عزت حاصل کروگے"

برکاش

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# اظہار درد

KHILAFAT LIBRARY

۳۸۰ - ۱۴ = ۳۶۶

یہ کون نہیں جانتا کہ آجکل کاغذ شدید گراں ہے پہلے جو کاغذ عمدہ رم آتا تھا آجکل وہ ردی رم کو بھی دستیاب نہیں ہوتا ابھی نہیں کہہ سکتے کہ کہاں تک قیمت پہنچے کیونکہ کاغذ دن بدن گراں اور گراں ہوتے جارہا ہے۔ کاغذ کی گرانی نے بڑے بڑے اخبارات کے چھکے چھڑوا دیئے وہ اخبارات جنکی خریداری لاکھوں تک پہنچی ہوئی تھی انہوں نے نہ صرف اخبارات کے حجم کو ہی کم دیا بلکہ قیمتوں میں بھی خاصہ اضافہ کیا محض گرانی کاغذ کی وجہ سے کئی اخبارات ہمیشہ کے لیئے عدم آباد سدھار گئے اور کئی ایک نیم تن درگور اور نیم تن درزندگی سے اپنے دن پورے کر رہے ہیں۔ ان حالات میں آپ اس امر کا کافی و وافی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بے چارہ نور جسکی خریداری کا دائرہ نہایت ہی اقل ہے کس طرح سے اپنی زندگی کے دن پورے کر رہا ہوگا اس اڑے وقت میں اپنے معزز خریداروں میں سے صرف ۳۸۰ خریداروں کو خصوصیت سے مخاطب کیا کہ اس خطرہ کے وقت میں نور آپکی اعانت اور توجہ کا خصوصیت سے محتاج ہے ایسے اڑے وقت میں نور آپ سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ہر ایک خریدار کم از کم ایک ایک خریدار عطا فرما کر خاکسار اڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دے آپ حیرت اور تعجب سے اس امر کو سنیں گے کہ ۳۸۰ خریداروں میں سے صرف ۱۴ دوستوں نے اپنے فرض کو ادا کیا باقی ۳۶۶ خریداروں پر یہ فرض یوں کا توں قائم ہے امید ہے کہ وہ بھی بہت جلد اپنے فرض سے سرخرو ہو کر خاکسار اڈیٹر نور کو خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دینگے جن چودہ ۱۴ دوستوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ہے انکے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:-

(۱) جناب مولوی عبدالرحمن صاحب سکول ماسٹر ایک خریدار
(۲) جناب منشی محمد مخدوم صاحب گرداور قانون گوئی ۲
(۳) جناب منشی گلاب خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس ا خریدار
(۴) جناب منشی عبدالواحد صاحب دفتر انڈین ٹی اپنی گرہ سے بطور اعانت۔
(۵) جناب منشی محمد خانصاحب ہیڈ کنسٹبل ۵
(۶) جناب مولوی فضل الٰہی صاحب ۴
(۷) جناب منشی عطا محمد صاحب انسپکٹر آف ورکس ۱
(۸) جناب مولوی عبدالمجید صاحب بی۔اے ۱
(۹) جناب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد ۱
(۱۰) جناب ڈاکٹر فیض محمد خانصاحب اسسٹنٹ سرجن آفیسر نقد بطور اعانت عہ
(۱۱) ایک صاحب جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرماتے ۱
(۱۲) " " " ۱
(۱۳) جناب سید عظیم الدین صاحب وکیل ۲
(۱۴) جناب شیخ حسن احمدی یادگیر اپنی گرہ سے قیمت دیکر ۳ کے نام اخبار جاری کرایا۔

جناب منشی محمد خاں صاحب اور جناب مولوی فضل الٰہی صاحب خصوصیت سے قابل شکریہ ہیں جنہوں نے علی الترتیب ۵ و ۴ خریدار عطا فرما کر خصوصیت سے خاکسار اڈیٹر نور کو دعا اور شکریہ کا موقع دیا۔ جناب شیخ حسن صاحب احمدی یادگیر بھی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اپنی گرہ سے قیمت دیکر تین ہندو دوستوں کو نور سے مستفیض فرمایا جزاہم اللہ احسن الجزاء اگر پچاس خریدار بھی جناب منشی محمد خانصاحب جناب مولوی فضل الٰہی صاحب اور جناب شیخ حسن صاحب ایسے نور کیلئے اپنے پہلو میں دردمند دل رکھنے والے نکل آئیں تو نور کی مالی مشکلات کا سوال ایک ہفتہ کے اندر اندر ہی طے ہو سکتا ہے بات کوئی بڑی نہیں ہے صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک طرف نور کا یہ اہم مشن کہ وہ تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا ایک وحید ذریعہ ہے اور جسے وہ اپنے اس اہم ترین مشن کو باحسن وجوہ پورا کر رہا ہے اور پھر کہاں دوستوں کی یہ سرد مہری کہ وہ اور تو اور اس اڑے وقت میں بھی نور کی اعانت کے لیئے اپنے ہاتھ کو آگے نہیں بڑھاتے یہ کہنا کہ نور کے خریداروں کو نور سے محبت نہیں ہے یہ نور کے خریداروں پر صریح بدظنی ہے ہاں یہ امکان ہے کہ نور کے خریداروں کو نور سے اسقدر بدرجہ کمال محبت ہے اس لیئے وہ نہیں چاہتے کہ انکا یہ پیارا نور اوروں کو بھی منور کرے پس بے چارہ نور اسی حد بڑھی ہوئی محبت یا کنجوسی کا شکار ہو رہا ہے۔ دوستو! کاغذ بہت گراں ہے اجرت طبع پہلے سے زیادہ اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں آپ خدا کے لیئے اپنی سستی کو چھوڑ دو اور اس اڑے وقت میں نور کی دست گیری کے لیئے اپنے ہاتھوں کو بڑھاؤ اس سے بڑھکر نور کی اعانت کے لیئے اور کونسا نازک وقت آئیگا جسکے آپ منتظر ہیں ؎

آئینگے بعد مرنیکے میرے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

بعد کی مدد کا کیا فائدہ اعانت کا یہی وقت ہے دوستو اٹھو اور آج سے یہ عہد کر لو کہ نور کیلئے اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک خریدار ضرور پیدا کرنا ہے نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جنکے ایک دو دوست نہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کے لیئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہر ایک خریدار کم از کم نور کے لیئے ایک ایک خریدار دیدے تو پھر ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ نور کیلئے معمولی سی تنخواہ یا الاؤنس پر ایک نائب اڈیٹر رکھ سکیں جو کم از کم جب میں باہر تبلیغ کے لیئے جاؤں میری عدم موجودگی میں وہ ناظرین تک اخبار پہنچا دیا کرے اور دوستوں کو کسی شکایت کا موقع نہ رہے۔ دوستو ہمت کرو ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا کونسا مشکل ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنے آئندہ اشو میں بہت سے دوستوں کا اخبار میں نام بنام شکریہ ادا کر سکوں میں دیکھوں گا کہ سب سے پہلی لبیک کس کی ہوتی ہے اور کس دوست کا نام شکریہ کی فہرست میں چوٹی پر لکھا جاتا ہے ؛

# شذرات

۷۸۶
KHILAFAT LIBRARY

## آریہ مذہب قدیم ہے یا نیا

ہمارے آریہ دوست فخریہ بیان کیا کرتے ہیں کہ آریہ دھرم کوئی نیا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ قدیمی ہے اور زمانہ کے گذرنے کے بعد جو آریہ دھرم میں غلطیاں پیدا ہوگئی تھیں سوامی دیانند نے صرف انکو دور کیا ہے مگر لالہ دیسراج جی بی۔اے نے ایک مضمون ۱۵ مارچ کے آریہ گزٹ میں لکھا ہے اور اڈیٹر آریہ گزٹ نے اس مضمون کو اسقدر اہمیت دی ہے کہ بجائے مراسلات کے کالمز کے لیڈنگ کالموں میں فخریہ درج کیا ہے اس میں لالہ دیسراج صاحب موٹے حروف میں یہ لکھتے ہیں کہ "سوامی دیانند آریہ سماج کا بانی ہے"

تو اب صاف ظاہر ہے کہ جس صورت میں آریہ سماج یا آریہ دھرم کا سوامی دیانند بانی ہے تو آدسرشٹی میں جو ویدک دھرم ہوگا وہ موجودہ آریہ دھرم سے بہت مختلف ہوگا ہم اس صاف گوئی پر لالہ دیسراج صاحب بی۔اے اور اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کے مشکور ہیں ؛

## سوامی دیانند ایشور بھگت تھا۔ یا دیش بھگت تھا

یہی آریہ گزٹ کے معزز نامہ نگار صاحب اسی مضمون میں ذرا آگے چلکر لکھتے ہیں کہ "سوامی دیانند کی زندگی کا مطالعہ ایک سچے دیش بھگت اور قوم کے بنانے والا کا مطالعہ ہے جن سچائیوں پر ہمارے دیش بھگت ملکی ترقی کی خوابیں دیکھنے والے آج زور دے رہے ہیں، سوامی دیانند کے روشن دماغ نے انہیں پچاس سال پہلے ہی دیکھ لیا تھا"

اب اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ ہی تصفیہ فرماویں کہ سوامی دیانند صاحب ایشور بھگت تھے یا دیش بھگت اگر ایشور بھگت تھے تو انہیں دنیوی جھگڑوں سے کیا واسطہ اور اگر دیش بھگت تھے تو پھر ایشور بھگتی سے کیا تعلق۔ کیونکہ ایک دل میں ایک کی ہی بھگتی سما سکتی ہے یا دنیا کی یا دین کی ؛

## سوامی دیانند کی پوجا

آگے چلکر آریہ گزٹ کے یہی معزز نامہ نگار صاحب اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ "سوامی دیانند کی شکل آریہ سماج کے اندر ایک Central Figure یعنی مرکزی ہستی ہونی چاہیئے سوامی دیانند کا نام لیتے ہی ہمارے جسم کے اندر ایک بجلی کی سی رو پیدا ہوجائے سوامی دیانند کے جیون پر ہماری شردھا ہو سوامی دیانند کا نام لیتے ہی ہمارے اندر دھرم کا ایک خاص جوش موجزن ہوجائے"

اب ان مذکورہ بالا الفاظ کو مدِ نظر رکھکر ایک برھما اور مہادیو کے پوجاری اور سوامی دیانند کے پوجاری میں کیا فرق رہ جاتا ہے اب ہمارے آریہ دوستوں کی توحید پرستی کا دعوی کہاں گیا ؛

## ستیارتھ پرکاش کا امتحان

کانپور گزٹ لکھتا ہے کہ "اب آریہ پرتی مذہبی سبھا صوبہ جات متحدہ کی اجازت سے ہر سال دیوالی کے موقع پر ستیارتھ پرکاش کا امتحان ہوا کرے گا۔ جس میں مرد و عورت دونوں شامل ہو سکتے ہیں۔ امتحان دینے کے لیئے ایک روپیہ فیس دینی پڑے گی۔ اور فارم گوروکل بندرابن سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔ جو اصحاب اس امتحان میں کامیابی حاصل کرینگے انکو سبھا مذکور کی طرف سے سرٹیفکٹ اور میڈل دیا جائے گا"

بہتر ہو کہ مستورات کے ہاتھوں وہ ستیارتھ پرکاش دیا جاوے جسمیں نیوگ کا باب نہو۔ ہم نے درد دل سے یہ مشورہ دیا ہے۔ آیندہ ہر ایک اپنی ذمہ واری کو خوب سمجھتا ہے ؛

## نیچ اقوام کے متعلق آریہ سماج کی جدوجہد

نواح دہلی میں کثرت سے چمار آباد ہیں عیسائی صاحبان جو ہمیشہ اسی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں انہوں نے چماروں کو عیسائی بنانے کیلیئے کام شروع کیا یہ دیکھ بھلا آریہ سماج کیسے رہ سکتا تھا چنانچہ آریہ پرتی مذہبی سبھا نے فی الفور اپنا ایک اوپدیشک (مبلغ) اس علاقہ میں بھیجدیا ہم عیسائیوں اور آریوں کے جدوجہد کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے مگر دوسری طرف مسلمانوں کی یہ بڑھی ہوئی سستی حالانکہ خاص دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام قائم ہے اور جب یہ انجمن قائم ہوئی تھی اس نے بڑے سنہری اور رنگیلی پروگرام لوگوں کے سامنے رکھے تھے مگر کیا مجال کہ وہ انجمن اپنے گھر میں ہی چماروں کو دعوت اسلام دینے کے لیئے رخ کرے۔ پنجاب سے آریوں کے خونوں میں جوش آتا ہے اور وہ فوراً کام کے لیئے پہنچ جاتے ہیں مگر دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام ذرا بھی ٹس سے مس نہیں ہوتی حالانکہ حقیقی معنوں میں چماروں اور اچھوت اقوام کو اگر کوئی مذہب جذب کر سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے ایک مسلمان سید اور پٹھان ایک چمار سے مسلمان شدہ کے ساتھ ملکر کھا پی لیگا مگر ایک معمولی آریہ کو بھی یہ جرأت نہیں ہوگی مگر مسلمان اسقدر خواب غفلت میں سو رہے ہیں کہ جس طرح کسی نے یہ کہا ہے کہ اندھے آگے رونا آنکھوں کا نقصان اسی طرح اس امر کے لیئے انجمنوں کے سامنے چیخ و پکار کرنا اپنے حلق کا نقصان ہے ؛

## دو آریہ ڈاکٹروں کی مذہبی لگن

میڈیکل مشن کے ذریعہ جو مسیحی صاحبان نے مذہبی اشاعت میں نمایاں ترقی کی اس کو دیکھ کر آریہ لوگ بھی ایک ویدک میڈیکل مشن جاری کرنا چاہتے ہیں چنانچہ اسکے متعلق ایک چٹھی اخبار پرکاش میں شائع ہوئی ہے جسمیں دو اسسٹنٹ سرجن آریہ ڈاکٹروں نے اپنی خدمات اس کام کے لیئے دینی چاہی ہیں چنانچہ انکے اپنے الفاظ یہ ہیں :۔

"میں پنجاب یونیورسٹی کا ایم بی بیلی ویس ڈگری یافتہ ہوں۔ اور آجکل بطور اسسٹنٹ سرجن سرکاری ملازمت میں ہوں۔ کسی سالوں سے دل میں ویدک دھرم کی اشاعت کی لگن لگی ہوئی تھی۔ جو اب بوری ہوتی

معلوم ہوتی ہے۔ میرے علاوہ میرے ایک بڑے پیارے دھرم بھائی اپنے کام میں بڑے لائق اور میری طرح سرکاری ملازمت میں بطور اک اسسٹنٹ سرجن ہیں اور ایم بی بی ایس ڈگری یافتہ ہیں۔ اس کام میں میرا ساتھ دینے کو طیار ہیں۔ اسی پر اکتفا کرتے ہوئے آپ بھائیوں کی سیوا میں پرارتھنا کرتا ہوں۔ اور سچے دل سے عرض کرتا ہوں۔ کہ صرف مذہبی لگن اور رشی کے چرن کمل کی سیوا کرنے کے لیئے ایک ایسا کام شروع کرنے کی اچھیا ہے کہ جسمیں جہاں روگیوں اور دکھیوں کو جسمانی روگوں کا علاج کیا جائے وہاں انکے روحانی روگوں کے ہٹانے کے لئے دھرم کی اشدھی بھی پروان کیجائے۔ کام ضرور ہوگا لیکن اسوقت کہنا مشکل ہے۔ کہ کس پرکار سے ہوگا۔ آیا یہ آزادی میں ہوگا۔ یا کسی سبھا کے ماتحت۔ اگرچہ معلوم یہی ہوتا ہے۔ کہ اس وسیع پیمانہ پر جاری کرنے کیلئے کوئی سبھا اس پر ہاتھ رکھنے والی ہو۔ اور اس کو ہر طرح سے ہر وقت مدد دینے والی ہو۔ اس کا فیصلہ آریہ پبلک کی رائے اور بزرگوں کی نیک صلاح پر کیا جاوے گا۔"

کیا مسلمان ڈاکٹر بھی میدان میں نکلیں گے درحقیقت ڈاکٹر لوگ اپنے حسن سلوک سے بہت کچھ مذہبی اشاعت کر سکتے ہیں اگر ہم بھی ایک اسلامک میڈیکل مشن قائم کردیں تو بفضل ایزدی بہت کچھ کامیابی کی امید ہے مگر مسلمانوں میں یہ ایثار نفسی کہاں۔ اگر ہم میں مثل ہمسایہ اقوام قربانی اور ایثار کا مادہ ہوتا تو نوبت ہی یہاں تک کیوں پہنچتی ؂

## گرنتھ صاحب کے متعلق سکھ صاحبان سے ایک سوال

یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ موجودہ گرنتھ صاحب کو شری گورو ارجن دیو مہاراج جو سکھ صاحبان کے پانچویں گورو ہیں نے ترتیب دی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں نویں گورو صاحب اور ایک شلوک دسویں گورو صاحب کا بھی پاتے ہیں لاریب یہ شلوک بعد میں ہی داخل کیئے گئے اسلیئے موجودہ گرنتھ صاحب وہ گرنتھ صاحب نہیں ہے جو گورو ارجن دیو صاحب نے مرتب فرمایا تھا۔ تو جس صورت گرنتھ صاحب سے کوئی شلوک یا بانی الگ ہونے سے گرنتھ صاحب اپنی اصلی حالت پر نہیں رہتا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ اضافہ ہونے میں بھی شری گورو گرنتھ صاحب اپنی اصلی حالت پر قائم نہیں رہ سکیگا۔ امید ہے کہ کوئی سکھ دوست اسپر روشنی ڈالکر ممنون فرمائیگا ؂

## قرآن کریم کا معجزہ

قرآن مجید ایک الہامی کتاب ہے اور آج بھی ہم اس کتاب کو اسی حالت میں پاتے ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پہلے تھی کوئی زیر و زبر تک کا فرق نہیں ہے۔ دنیا میں جسقدر سماوی کتب ہیں انمیں سے یہ قرآن کریم کو ہی بجا شرف حاصل ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وانا لہ لحافظین یعنی ہم اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں الہامی کتابوں میں سے یہ قرآن کریم کو ہی امتیاز ہے کہ اسکی حفاظت کا ذمہ خود خداوند تعالےٰ لیتا ہے چنانچہ دنیا تیرہ سو سال سے دیکھتی آرہی ہے کہ قرآن مجید اب بھی اس حالت میں ہے جیسا کہ روز اول میں تھا خداوند تعالیٰ جب کسی چیز کی حفاظت کرنا چاہتا ہے تو اسکے لیئے سامان بھی ایسے ہی پیدا کردیتا ہے الہامی کتابوں میں سوائے قرآن کریم کے اور کسی کے حفاظ نہیں پاؤ گے جنہیں وہ کتاب ازبریاد ہو۔ آپکو کوئی شہر ایسا نہیں ملے گا جس میں قرآن کریم کا حافظ نہ پایا جائے۔ مگر دنیا میں دوسری کتب کا کوئی حافظ نہیں پاؤ گے اسی سے سمجھ لو کہ قدرت کس کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ اگر آج نیچر میں ایسا تغیر پیدا ہوجائے کہ کوئی کتاب دنیا پر نہ رہے تو الہامی کتابوں میں صرف قرآن مجید ہی ایک ایسا ہوگا جو اسوقت بھی ایسا ہی محفوظ رہے گا جیسا کہ اسوقت ہے ؂

## گرنتھ صاحب میں کانٹ چھانٹ

سکھ اخباروں میں آجکل اس امر پر چرچا چل رہی ہے۔ کہ پھوڈ دیوان نے گرنتھ صاحب کو بعد کانٹ چھانٹ شائع کیا ہے اس میں سے راگ مالا کا حصہ نکال دیا ہے۔ یہ گرنتھ صاحب گورنمنٹ پریس امرتسر میں چھپا تھا۔ گورو گرنتھ صاحب کی اس بے ادبی کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لیئے پچھلے سوموار کو امرتسر میں ایک جلسہ ہوا۔ اس میں بھائی بدھ سنگھ مالک گورنمنٹ پریس نے اس راز کا انکشاف کیا۔ کہ بھائی تیجا سنگھ اور بھیر بھوڑ نے گورو گرنتھ صاحب بغیر راگ مالا کے نہیں چھپوایا اور نہ ہی گورنمنٹ پریس نے بغیر راگ کے گورو گرنتھ صاحب چھاپا ہے بلکہ مکمل گرنتھ صاحب چھپوا کر بابو تیجا سنگھ نے راگ مالا والے اوراق پھاڑ ڈالے ہیں ؂

KHILAFAT LIBRARY

جنہوں نے یہ اوراق گرنتھ صاحب سے پھاڑ ڈالے ان کا جواب یہ ہے کہ راگ مالا گرنتھ صاحب کا حصہ نہیں ہے بعد میں ملایا گیا ہے اسلیئے گرنتھ صاحب میں نہ رہنا چاہیئے خالصہ ہیوک کہتا ہے اس سے پہلے خالصہ اخبار کی بھی یہی رائے تھی۔ اور جب گورنمنٹ سدھا کر نالی کتاب۔ انکے مطبع میں چھپی تھی اسوقت خالصہ اخبار والوں نے بڑے زور سے یہ اعلان کیا تھا کہ راگ مالا گرنتھ صاحب کا حصہ نہیں ہے۔

سکھ اخبارات اس بے ادبی کے خلاف "صدائے احتجاج" بلند کر رہے ہیں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی بھی توجہ اس طرف دلائی گئی ہے لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ اس سارے شور و شر کی ضرورت کیا ہے جبکہ ہمارے سکھ دوستوں کا یہ وشواش ہے کہ پرماتما گرنتھ صاحب کی بے ادبی کے لیئے سزا دیدیا کرتے ہیں۔ سکھوں کا انگریزی اخبار "خالصہ ایڈوکیٹ" لکھتا ہے۔ کہ بھائی منی سنگھ نے شری گورو گرنتھ صاحب کو نئے طریق پر ترتیب دی تھی۔ جو انکے خیال میں درست تھا۔ اسکے لیئے اسے گورو پنتھ کا سراپ ملا اور وہ یہ کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہوگئے۔ اس نے زندہ گورو یعنی گرنتھ صاحب کے اعضاء الگ الگ کرنے کی کوشش کی۔ اسکے اپنے

KHILAFAT LIBRARY

اعضاء الگ ہو گئے جب سکھوں کا یہ یقین ہے تو پھر صدائے احتجاج سے کیا مطلب ؛

## لنڈن مشنری سوسائٹی کا ایک سال

عیسائی مذہب کی اشاعت کے لیئے جو مشنری سوسائٹیاں کام کر رہی ہیں - اُن میں سے ایک لنڈن مشنری سوسائٹی ہے اسکی پچھلے سال کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود جنگ کی مشکلات کے اس سال میں اُسے ۲۹۸ پونڈ کی بچت رہی - اُس نے ایک لاکھ بیس ہزار پونڈ کے لیئے اپیل کی تھی جس پر اُسے ۱۱۸۳۵۸ پونڈ وصول ہوئے ؛

اسکے علاوہ اور بھی کئی طریقوں سے آمدنی ہوئی - اسکی کل آمدنی ۲۰۴۷۰۶ پونڈ ہوئی - اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے لیئے مقابلہ کس قدر سخت ہے یہ درست ہے کہ کسی کام کی کامیابی کے لیئے سب سے ضروری چیز اعلیٰ مبلغ ہیں لیکن روپیہ بھی کوئی کم ضروری چیز نہیں ؛

## ترقی اسلام کا کام

دوسری طرف ذرا ترقی اسلام کے وسیع کام پر نظر ڈالیئے انجمن ترقی اسلام کے واعظین نہ صرف ہندوستان کے مختلف حصص میں ہی اپنا کام کر رہے ہیں بلکہ سچ پوچھو تو انجمن ترقی اسلام کی شاخیں کسی نہ کسی رنگ میں تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہیں ولایت اور مارشیس اور دیگر بلاد غیر میں جس حسن و خوبی کے ساتھ اس انجمن کے مبلغین کام کر رہے ہیں وہ کوئی پوشیدہ امر نہیں ہے - ماہ اگست میں ہی ایک وفد سندھ اور دوسرا بمبئی پریذیڈنسی کی طرف بغرض تبلیغ روانہ ہونے والا ہے - صدر انجمن احمدیہ جو کام دس بارہ سال میں بھی پورا نہ کر سکی تھی مگر انجمن ترقی اسلام نے صرف دو تین سال میں ہی کئی درجہ بڑھ چڑھ کر کر دکھلایا سُنا ہے کہ انجمن ترقی اسلام کا فنڈ کمزور ہے مگر اس کمزوری کے ذمہ وار چندہ دہندگان اسقدر نہیں ہیں جتنا کہ اسکے کارکن - دو چار دفعہ ہم نے سکرٹری انجمن ترقی اسلام کو توجہ بھی دلائی کہ آپ اپنی سالانہ رپورٹ بھیجیں نہ رپورٹ کو اخبار کو میں شائع کر کے دوستوں کو انجمن ترقی اسلام کے اہم کام کی نسبت خصوصیت سے متوجہ کیا جاوے مگر کون سنتا ہے - حیرت کی جا ہے کہ علی گڈھ کالج کی انجمن جسکی تحریکوں کو شائع کرنیوالے سینکڑوں نہیں تو بیسیوں اخبارات ضرور ہونگے وہ جب کبھی کوئی نئی تحریک کرتی ہے تو بغرض اشاعت وہ ہمارے پاس ضرور بھیجتی ہے مگر دوسری طرف انجمن ترقی اسلام اور صدر انجمن احمدیہ جسکی رپورٹوں کو شائع کرنیوالے صرف دو تین اخبارات ہی ہیں مگر اسکے کارکنوں کی فرض شناسی ملاحظہ فرمائیے کہ کیا مجال وہ ان اخبارات میں بھی بغیر کہے سُنے از خود اپنی سالانہ رپورٹ بھیجے - کیا اس فرض شناسی کو سامنے رکھتے ہوئے بھی انجمن ترقی اسلام یا صدر انجمن احمدیہ کے ظلمانہ شکایت کر سکتے ہیں کہ ہماری انجمنوں کے فنڈ کمزور ہیں ؛

## بہادروں کی ڈبل کمپنی

بمعرفت "الصباح" لاہور میں کسی صاحب نے تجویز پیش کی ہے - کہ جہاں ہماری کوشش یہ ہے کہ عوام میدان کارزار میں جا کر برٹش گورنمنٹ کے پسینہ کی جگہ خون بہائیں - وہاں اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ ملک کا وہ اعلیٰ طبقہ جسکے خطابات کا شق ثانی بہادر کے دل ہلا دینے والے جزو سے مزین ہوا کرتا ہے - یعنی رائے بہادر خان بہادر اپنی آرام گاہوں سے باہر قدم نکالے اور اپنی جانیں نثار کر کے اپنی بہادری کا ثبوت دے - ہر صوبہ میں کم از کم سو سو اشخاص کی دو دو کمپنیاں مرتب کی جائیں - جو رائے بہادر - خان بہادر کے معزز القاب سے موسوم ہوں ؛

## مسلمانوں اور دیگر اقوام کی درس گاہیں

مسلمان اپنے مذہب کے فیضان سے ابتداء سے بے تعصب - وسیع الخیال اور عالی حوصلہ ثابت ہوتے چلے آئے ہیں - چنانچہ خلفائے بغداد کے دربارؤں میں دیگر ادیان و ممالک کے فضلاء کو یکساں عروج حاصل تھا - اور ہندوستان کے مغلیہ عطائے مناصب و اعزاز میں ہندو مسلمانوں میں تمیز روا نہ رکھتے تھے - انہی لبرل اور فیاضانہ خیالات کی جھلک اب بھی انکی مستعدیوں کے تمام شعبوں - قومی انسٹی ٹیوشنوں مدارس اور کالجوں وغیرہ میں دکھائی دیتی ہے تمثیلاً علیگڈھ کالج کو لیجیئے - جس سے ہندو بھی اچھی طرح فائدہ اُٹھا رہے ہیں - چنانچہ ایک ہندو وہاں سے اب کے بی - اے میں اور ۱۴ ہندو ایل - ایل - بی کے آخری اور ۱۹ پہلے درجوں کے امتحانات میں کامیاب ہوئے ہیں - اسی طرح اسلامیہ کالج لاہور سے ہندو بھی مسلمان طلباء کے پہلو بہ پہلو پاس ہوتے رہتے ہیں - بخلاف ازیں سنٹرل ہندو کالج بنارس یا دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور سے آج تک ایک مسلمان بھی پاس نہیں ہوا اور نہ انمیں کوئی مسلمان طالبعلم ہی نظر آتا ہے ع

ببیں تفاوت رہ کجاست تا بکجا ؛

## جاپان کی ایک نئی ایجاد

جاپان صنعت و حرفت میں برابر ترقی کر رہا ہے چنانچہ ٹوکیو کے ایک اخبار کے بیان کے مطابق ایک جاپانی نے نئے قسم کا برقی پنکھا ایجاد کیا ہے - جو آئندہ موسم گرما میں پبلک کے سامنے پیش کیا جائیگا - یہ نئی ایجاد بمقابلہ موجودہ پنکھوں کے زیادہ پیچیدہ بتائی جاتی ہے جو صورت وضع قطع و طریق عمل میں بھی مختلف ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ پنکھا کمرے کی تمام کثیف اور گرم ہوا کو جذب کر لیگا - ہوا اوپر سے داخل ہو کر پنکھے کے نیچے سے جہاں تاروں کا جال بنا ہوا ہے - خارج ہوتی ہے - اس جال میں برف کا ٹکڑا رکھدیا جاتا ہے گرم ہوا گذرتی ہوئی برف کو مس کرنے سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور پھر یہ سرد ہوا کمرے کو خنک کر دیتی ہے ؛

## آریہ سماج میں مردم پرستی

اس سے پہلے جو ن تت کے ناظرین گورو کل کے لالہ منشی رام جی کے پوجیہ اور راجن بن جانے کا حال پڑھ چکے ہونگے اب انہیں کالج پارٹی کے آریہ سماج کے اندر لالہ ہنسراج کے بھی پوجیہ بن جانے کا حال پڑھ لینا چاہیئے - ادھر تو انکی پارٹی کا اخبار "آریہ گزٹ" مردم پرستی کو "مکروہ" بتاتا ہے اور ادھر اپنے ہی پرچہ مورخہ ۱۴ - جون ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۱۳ کالم دو میں لالہ ہنسراج جی کو پوجیہ مہاتما ہنسراج مشتہر کرتا ہے اور صفحہ ۸ پر دھرم اپدیش مالا نامی کتب کا اشتہار دیتے وقت انہیں "آریہ سماج کے ماتیا بزرگ پوجیہ پادشری مہاتما ہنسراج جی" مشتہر کرتا ہے - لفظ پوجیہ کے معنی ہیں کہ جو پوجا کے

KHILAFAT LIBRARY

"لائق ہو" اسپر وجیہ باد کے معنی ہیں کہ جس کے پاؤں تک پوجنے کے لائق ہوں۔ گویا لالہ ہنسراج کے پیرو آریہ سماجیوں کے نزدیک نہ صرف انکی پوجا بلکہ انکے پاؤں تک کی بھی پوجا جائز ہے اب سوال یہ ہے کہ لالہ ہنسراج کون ہیں۔ انسان یا خدا۔ آریہ سماج کے لوگ ابھی تک انہیں خدا تو نہیں بتلاتے مادر فرض انسان ہی مانتے ہیں تو کیا بقول آریہ گزٹ یہ خوفناک اور مکروہ مردم پرستی نہیں ؟۔ (جیون تت)

## ایں ماتم سخت است

مولوی ابو محمد عبداللہ صاحب خیرہ باجوہ کا لڑکا احمد خاں بتاریخ ۱۳۔ جولائی ۱۹۱۷ء بعد از نماز جمعہ فوت ہوا۔ مرحوم کی عمر جو بیس سال اور آٹھ مہینہ کی تھی۔ ماہ اکتوبر ۱۸۹۶ء میں جمعہ ہی کے دن وہ پیدا ہوا تھا۔ چھوٹی عمر میں محبت و اخلاص سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر اس نے بیعت کی۔ اور قادیان شریف آنا شروع کیا۔ حضرت صاحب سے بار بار مصافحہ کیا کرتا۔ اور لطف اٹھایا کرتا تھا۔ خلافت اولیٰ کے وقت بھی ثابت قدم رہا۔ اور خلافت ثانیہ کے وقت تحقیق کر کے محققانہ طور زمرہ مبائعین میں شامل ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے پورا اخلاص و محبت رکھتا۔ ایف ۱۰ اے تک انگریزی پڑھا ہوا۔ اور قرآن شریف کا ترجمہ اور صحیح بخاری پڑھا ہوا تھا۔ راست گو اور صالح مشہور تھا۔

بے شک مولوی صاحب جنکا لڑکا عین عالم شباب میں اس جہان سے چلدیا آنکھوں کے سامنے اندھیر چھا گیا ہوگا اور ان حالات میں صبر و تسکین کی تلقین کرنا یقیناً انسانی مقتضیات کا خون کرنا ہے مگر ہم مسلمانوں کے لیے جنکا یہ فرض اولیٰ ہے کہ ہر دکھ اور مصیبت کے وقت ان اللہ مع الصابرین کی بشارت کا پھایا اپنے زخمی جگر پر لگائیں اسلیئے ہم درد دل سے یہ دعا کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ مولوی صاحب مکرم کو صبر جمیل عطا فرماویں اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دیں۔

احباب جنازہ غائب ضرور پڑھیں

## ضرورت ہے

میاں رحمت اللہ صاحب باغانوالہ بنگہ ضلع جالندھر سے لکھتے ہیں احمدیہ سکول بنگہ کے لیے حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایک مڈل پاس احمدی مدرس کی ضرورت ہے اینگلو ورنیکولر مڈل پاس احمدی مدرس جسکو تنخواہ ۱۵ سے ۲۰ تک دیجائیگی۔ خط و کتابت میاں رحمت اللہ باغانوالہ احمدی مینجر مدرسہ احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر کے نام ہو

## بیواؤں کا حال زار

کی سرخی دیکر ایڈیٹر صاحب آریہ گزٹ اپنے ۱۱ اگست کے اشو میں لکھتے ہیں:۔

ہندو جاتی میں دو ہواؤں پر بڑا ظلم ہو رہا ہے ایسے شہر اور علاقے موجود ہیں۔ جہاں بدھواؤں کو سسرال سے اور میکے سے بدھوا ہونے کے بعد فوراً ہی نکال دیا جاتا ہے۔ اور وہ دو دھوائیں آوارہ ادھر ادھر پھرتی رہتی ہیں۔ اور اب تو انکو اڑانے کے لیئے باقاعدہ ایجنسیاں بن گئی ہیں۔ جہاں ان بدھواؤں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔ اور انکو تین تین چھٹانک کھانے کو دیا جاتا ہے۔ جو زیادہ خوبصورت اور نوجوان ہو جسکی قیمت کچھ زیادہ ملنے کی امید ہو۔ اسے آسائش و آرام سے رکھتے ہیں۔ انکے دلال پنجاب کے بہت سے شہروں میں موجود ہیں۔ انکو اطلاع دیتے ہیں۔ وہ دو پیسہ دیکر خرید لاتے ہیں۔

## کیا آریہ گزٹ کے پاس اس کا کوئی علاج ہے؟

آریہ گزٹ نے جو یہ دردناک سلوک لکھی ہمیں اس کے پورا پورا اتفاق ہے اور ہمارے دلپر اڈیٹر آریہ گزٹ سے بھی زیادہ چوٹ لگی ہے مگر کیا اڈیٹر آریہ گزٹ کے پاس اس کا کوئی علاج ہے کیونکہ ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند صاحب نے نکاح ثانی کی نسبت نیوگ کو ترجیح دی ہے تو اب آریہ گزٹ کا اڈیٹر ہی اپنے گریبان میں منہ ڈالکر اس کا جواب دے کہ اسکے ایسے دردناک الفاظ لکھ دینے کا اسکی قوم پر کیا اثر ہو سکتا ہے اور بیواؤں کو اس سے کیا مدد مل سکتی ہے کیونکہ سوامی دیانند صاحب کی رائے کے سامنے لالہ خوشحالچند خورسند کی رائے کیا حقیقت رکھتی ہے مگر صداقت صداقت ہی ہے انسانی فطرت اسے ہر وقت ذلیل کرنے کے لیئے آمادہ ہوگی یہی تو وجہ ہے کہ ہمارے آریہ دوست نیوگ کے مقابلہ میں نکاح بیوہ جو ایک اسلامی مسئلہ ہے کو نیوگ پر ترجیح دے رہے ہیں بے شک سچائی اور صداقت میں یہ خوبی ہے۔ کہ وہ چھپائے نہیں چھپ سکتی اور دبائے نہیں دب سکتی ؛

## سری نگر میں آریوں اور سناتنیوں میں چمڑ چھاڑ

آجکل سری نگر میں سناتنیوں اور آریوں میں باہمی خوب چل رہی ہے آریہ دوست یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پنڈتوں کا سناتنی کوئی جواب نہیں دے سکے۔ دوسری طرف سناتنی یہ کہے رہے ہیں کہ آریہ ہماری باتوں کا قطعاً کوئی جواب نہیں دے سکے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہر دو میں کون راستی پر ہے مگر ایک تجربہ کی بات ہم بھی کہے دیتے ہیں۔ اگر کوئی سناتنی پنڈت ویدوں کا ماہر ہو تو آریہ پنڈت کی اسکے سامنے دال نہیں گلتی کیونکہ عید الفطر میں سناتنی اصولوں پر زیادہ وضاحت سے شہادت کی مہر لگاتے ہیں ہاں اگر کوئی سناتنی پنڈت ویدوں سے کم واقف ہو تو آریہ پنڈت کا مقابلہ مشکل ہے کیونکہ آریہ اصول سناتنی اصولوں کے مقابلہ میں عوام کے خیالات کو بہت جلد اپنی طرف راغب کر سکتے ہیں

## سناتن دھرم پرچارک تناسخ کی تردید میں

سناتنی اور آریہ لوگ تائید تناسخ میں بڑے زور و شور سے یہ پیش کیا کرتے ہیں کہ اس دنیا میں یہ جو لنگڑے لولے۔ اندھے کانے اور مریل وغیرہ پیدا ہوتے ہیں یہ سب کچھ تناسخ کا زبردست ثبوت ہیں مگر خدا خوش رکھے سناتن دھرم پرچارک کے اڈیٹر کو جنہوں نے اس حقیقت کو بدیں الفاظ ظاہر فرمایا آپ ۲۴ جولائی ۱۹۱۷ء کے پرچارک کے صفحہ ۴ کالم اول سطر ۳۶ میں لکھتے ہیں۔

"غیر وقت اور کچے رج برج (قبل از وقت شادی کرنے سے) کانی۔ گنجی۔ اندھی لنگڑی مریل اولاد پیدا ہوتی ہے"

سناتن دھرم پرچارک کے اڈیٹر نے صاف الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ قبل از وقت شادی کرنے سے بیمار اور خراب اولاد...

بقیہ اول سے جو کہ اپنے مضمون کی اصل غرض ہے

# خاکسار اڈیٹر نور کا سکھوں سے مباحثہ اور سکھ صاحبان کو شکست فاش

معزز ہمصر فاروق اپنے ۲۴/۳۱ مئی کے اشو میں لکھتا ہے :- کہ ۲۶- مئی کو جب سے پہلا لیکچر شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے اسلام پر تھا، بعد تلاوت قرآن مجید کے بعد شیخ صاحب نے اپنا پرزور اور مدلل لیکچر شروع کیا جسمیں سکھ صاحبان کے مقدس گرنتھ اور مستند ساکھیوں سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت کر دیا۔ کہ گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ مسلمان تھے۔ دوران لیکچر میں چند سکھ صاحبان بھی تشریف لے آئے جنکو بعد اختتام لیکچر حسب پروگرام انکی درخواست پر جو آدھ گھنٹہ لیکچر پر اعتراض کر کے اسکے جواب دینے کیلئے مقرر تھا) وقت دیا گیا جسمیں سکھ صاحب کے بے لگام معترض نے ژولیدہ بیانی سے مجسم بے ... کا اچھا خاصہ ثبوت دیکر سامعین کی تفریح طبع کا عمدہ سامان بہم پہنچایا پھر سکھ صاحبان کی طرف سے دو ہی منٹ زور دار دلچسپ مباحثہ کے ملتجی ہوئے جنہوں نے صبح شیخ محمد یوسف صاحب کے لیکچر پر اعتراض کر کے سخت ہزیمت اٹھائی تھی مگر تمام حاضرین کی درخواست پر سردار صاحب مذکور کی التجا کو منظور کر لیا اور بڑے عہد و پیمان کے ساتھ انکو مقید کر دیا کہ وہ وقت کی پابندی کرینگے۔ مناظرہ کرنیوالے سکھ صاحب کا نام نامی اور اسم گرامی کرتار سنگھ چھیر اپدیشک و سکرٹری خالصہ مڈل سکول کھراسودہ عال مقیم شہر سیالکوٹ تھا سردار صاحب مذکور کے ساتھ عہد موثق کر لیا تھا کہ دو گھنٹہ مباحثہ حسب خواہش آپکی منظور کیا ہے جو اس طرح ہوگا کہ پہلے نصف گھنٹہ آپ بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے پر جو دلائل صبح کے لیکچر میں آپکی مستند کتابوں میں دئے جا چکے ہیں انکی تردید یا انپر اعتراض کریں۔ دوسرے نصف گھنٹہ میں شیخ محمد یوسف صاحب آپکا جواب دینگے۔ تیسرے نصف گھنٹہ میں آپ انکا جواب الجواب دیں۔ چوتھے نصف گھنٹہ میں شیخ محمد صاحب آپکا جواب الجواب دیکر بحث ختم کر دینگے۔ سکرٹری صاحب خالصہ مڈل سکول نے اس عہد پر قائم رہنے اور وقت کی پابندی کرنیکا حتمی وعدہ کر لیا اور ۶ بجے سے یہ مباحثہ شروع ہوا آدھ گھنٹہ سکھ صاحب نے بجائے تردید دلائل شیخ صاحب کے صرف اپدیش کیا اور وہ ایسے دلائل تردید میں پیش کیے جن کو نہ بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونیکے ثبوت میں شیخ صاحب نے پیش کیا تھا نہ اس مسئلہ سے انکو تعلق تھا کچھ ایسی حواس باختگی اور از خود رفتگی سردار صاحب پر طاری ہوئی کہ آدھ گھنٹہ انکو تال دسر کی درستی میں لگ گیا اور کوئی تردیدی عذر شیخ صاحب کے دلائل کے مقابلہ میں پیش نہ کر سکے۔ اس مباحثہ کے وقت جلسہ گاہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی سامعین کثرت سے آگئے تھے بمشکل آدھ گھنٹہ پورا کر کے سکھ صاحب بیٹھ گئے اور احمدیہ سلسلہ کا نومسلم سکھ شیرانہ کھڑا ہو کر تقریر کرنے لگا آدھے گھنٹہ میں شیخ محمد یوسف صاحب نے مستند گرنتھ کے وہ حوالے جو صبح کے لیکچر میں بابا صاحب کے مسلمان ہونیکے بارے میں پیش کیے تھے خلاصۃً دوہرا دیئے اور چند مزید اور لاجواب ثبوت اپنے مدعا کے اثبات میں پیش کر کے اپنا وقت پورا کیا شیخ صاحب کے قاہرانہ دلائل سے سامعین کا ہر فرد خواہ وہ کچھ بھی نہ پڑھا لکھا تھا عش عش پکار اٹھا اور بالاتفاق حاضرین نے سمجھ لیا کہ بابا نانک صاحب کے اسلام میں شبہ نہیں بے شک شیخ صاحب نے ناقابل تردید دلائل سے سکھ کمیونٹی پر اتمام حجت کر دیا ہے شیخ صاحب کے بیٹھتے ہی گورو کا سکھ اٹھا اور آدھا گھنٹہ جو اس نے مزبوحی حرکات میں گذارا اسکا چربہ نہ کسی مصور نے اور نہ کسی قلم سے اور نہ کسی زبان سے اتارا جا سکتا ہے سامعین ماری ہنسی کے لوٹ لوٹ جاتے تھے سنجیدہ سے سنجیدہ انسان بھی بے ساختہ ہنس پڑتے اور اپنی ہنسی کو ضبط نہ کر سکتے تھے مگر واہ رے سکھ مناظر سامعین کی ہنسی تجھے اور بھی مضحکہ ظفلان بننے پر آمادہ کیے جاتی تھی یہانتک کہ خود سردار کرتار سنگھ صاحب بھی بیخود ہو کر ہنس پڑتے تھے اور اپنی ہنسی پر جو محض زہر خند تھی شرماتے بھی نہ تھے اس دفعہ خالصہ سکول کا سکرٹری بے بس ہو گیا تھا جس کا سنبھالنا پریذیڈنٹ جلسہ کے علاوہ اسکے اپنی ہمرائیوں کو بھی مشکل تھا کہ وقت کے پورا ہو جانے پر بھی بولنے سے باز نہ آتا تھا مجبوراً اپنے ہمرائیوں اور پریذنڈنٹ جلسہ اور چند معززین کی ہمت و کوشش سے چپ ہوا اور بیٹھا بعد ازاں شیخ صاحب نے آخری جواب الجواب دیکر پبلک پر اپنا سکہ جما دیا اور گورو صاحب کا مسلمان ہونا لوگوں کی زبانوں سے کہلوا دیا اور نہایت عام فہم مختصر مگر جامع دلائل سے جو گرنتھ صاحب اور تاریخ گورو خالصہ اور جنم ساکھی کلاں سے دیئے تھے۔ سکھ صاحبان پر وہ اتمام حجت کیا کہ جو انکا ہی حق تھا جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ خدا شیخ صاحب کی عمر و ایمان علم و فہم ہمت و کوشش میں ترقی و برکت دے آمین۔ جب شیخ صاحب آخری تقریر آدھے گھنٹہ میں کر چکے اور مباحثہ کا مقررہ وقت دو گھنٹے ختم ہو گیا حسب قرارداد باہمی اب سکھ صاحب کا کوئی وقت نہ تھا تب بھی گورو کا سکھ بے دھڑک کرسی پر سے اٹھکر چلانے لگا بہتیرا پریذیڈنٹ صاحب منع کریں۔ ہزار سامعین روکیں لاکھ انکے ہمراہی سکھ ہاتھ پکڑیں مگر وہ کب ماننے والے تھے کسی کی نہ سنتے تھے اور اول فول منہ سے نکالے جاتے تھے بعد مشکل اس بے قراری سے انکو باز رکھا اور وہ بڑبڑاتے جلسہ گاہ سے بحال پریشان نالاں و گریاں خاش شکست کھا کر چلتے بنے ✦

KHILAFAT LIBRARY

## گوجرانوالہ میں قادیانی لیکچر کے عنوان سے

اہل حدیث لکھتا ہے :-

۶- مئی سنہ رواں کو شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ) قادیانی کی برات کے ساتھ میر قاسم علیصاحب اور حافظ روشن علیصاحب تشریف لائے تھے۔ ان حضرات کے آنے پر انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ شیخ محمد یوسف صاحب کا لیکچر اسلام۔ سکھ ازم۔ آریہ مت پر تھا شیخ صاحب نے لیکچر بہت عمدگی اور صفائی سے ادا کیا۔ ازاں بعد حافظ روشن علی صاحب نے اسلام پر لیکچر دیکر اسلام کی صداقت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں بہر مولوی چراغ علی صاحب مبلغ انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے صداقت مسیح موعودؑ پر روشنی ڈالی۔ بعد میر قاسم علیصاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب پر لیکچر شروع کیا ✦

۷۸۶

# مسلمانوں کا حسن سلوک گورو گوبند سنگھ سے

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۲

ہم پچھلے نمبر میں یہ عرض کر آئے ہیں کہ پہاڑی راجہ بھیم چندر جو ایک چالاک اور ہوشیار ہستی تھی اور سیاسی معاملات کو خوب سمجھتا تھا اس نے جب اکیلے اور سب پہاڑی راجاؤں کے ساتھ ملکر اس امر کا کماحقہ اندازہ لگالیا کہ گورو صاحب پر قابو پانا کوئی آسان امر نہیں ہے اور دوسری طرف جب راجہ بھیم چندر یہ دیکھ رہا تھا کہ جوق در جوق ہندو لوگ جنیؤ اور چوٹی وغیرہ کو جواب دیکر دھڑا دھڑ گورو صاحب کے ساتھ مل رہے ہیں اور گورو صاحب کی یہ ترقی راجہ بھیم چندر وغیرہ کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ نینا دیوی کی بجائے ہندو لوگ اُس وحدہٗ لاشریک کی پوجا کریں۔ راجہ بھیم چندر کی چالاکی نے ایک راہ سوچی کہ گورو صاحب کی مٹ بھیڑ مغلیہ خاندان سے کرادی جائے اور پھر مطلب حل ہو جائیگا یہ سوچ اس نے گورو صاحب سے صلح کی طرح ڈالی اور یہ وعدہ لے لیا کہ اگر آپ کو ضرورت ہو تو میں آپ کا ساتھ دونگا اور اگر مجھے ضرورت ہو تو آپ میرا ساتھ دیں گورو صاحب جنکا ظاہر اور باطن یکساں تھا اور جو رابہ بھیم چندر کی ان گربہ بازیوں سے [illegible] بالکل ناواقف تھے وہ فوراً اس پہاڑی راجہ کے جھانسے میں آگئے۔ بس اس بات سے اطمینان حاصل کر راجہ بھیم چندر نے شہنشاہ مغلیہ کو خراج دینے سے انکار کر دیا یہ دیکھ فوجدار علاقہ نے ایک چھوٹا سا دستہ راجہ بھیم چندر کو راہ راست پر لانے کے لیئے بھیجا بس پھر کیا تھا وعدہ کے مطابق راجہ بھیم چندر نے شری گورو گوبند سنگھ صاحب سے مدد طلب کی گورو صاحب جو قول کے پکے تھے جنکے روم روم سے اپنے واجب الاحترام والد بزرگوار شری گورو تیغ بہادر صاحب کے اس قول کی آواز آرہی تھی ؎

بانہہ جنہاں دی پکڑئے سر دیجے بانہہ نہ چھوڑیئے

گورو تیغ بہادر بولیا دھر پئے دھرم نہ چھوڑیئے

ترجمہ جسکا تم بازو پکڑو مضائقہ نہیں خواہ تمھارا خطرناک سے خطرناک ہی دشمن کیوں نہ ہو اسکے بازو کو نہ چھوڑو پروا نہیں خواہ تمھیں اپنی جان بھی دینی پڑے مگر اپنے وعدہ پر مستحکم رہنا چاہیئے مضائقہ نہیں خواہ وعدہ ایفائے کے لیئے ہمیں عزیز جان تک بھی دینی پڑے تو دستور جس شخص کے سامنے یہ ماٹو ہو پھر کیسے اور کس طرح ہو سکتا تھا کہ گورو صاحب اپنے وعدہ سے باز رہتے بھیم چندر کی چالاکیوں سے بے خبر ہو کر شاہی فوج کے مقابلہ کے لیئے گورو صاحب نے اپنے آدمی بھیجدیئے۔ فوجدار علاقہ نے محض راجہ بھیم چندر کی سرکوبی کے لیئے بہت ہی مختصر سا دستہ فوج بھیجا تھا۔ لکھا ہے کہ اس دستہ فوج کو شکست ہوئی مگر یہ ابتدا تھی گورو صاحب اور مغلیہ سلطنت کے مقابلہ کی۔

مگر اب غور کیجئے کہ کیا گورو صاحب از خود مغلیہ سلطنت کے مقابلہ پر آتے کیا کسی ملک گیری کی ہوس نے انہیں مجبور کیا ہرگز نہیں بلکہ محض ایک ہندو پہاڑی راجہ کی چال بازی ہے جو وہ گورو صاحب کو مغلیہ فوج کے ساتھ ٹکرا کر گورو صاحب کی طاقت کو ہمیشہ کے لیئے کمزور کرنا چاہتا تھا ان دنوں اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ تو دکن کی طرف ایک مہم پر تھے اسلیئے فوجدار علاقہ نے کچھ اور فوج دیکر پہاڑی راجاؤں اور گورو صاحب کے مقابلہ کے لیئے بھیجا مگر اس دفعہ بھی اس دستہ فوج کو شکست ہوئی مگر خیال کرو۔ کہ ہر دو دفعہ گورو صاحب از خود شاہی فوج کے سامنے معرکتہ الآرا نہیں ہوئے بلکہ محض پہاڑی راجہ کی چال بازیوں کی وجہ سے جو وہ چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح کے ساتھ گورو صاحب کو مغلیہ فوج کے مقابلہ میں لایا جائے۔ یہ خبریں جب دکن میں اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچیں کہ اس طرح پنجاب کے پہاڑی علاقہ میں شورش ہے تو اس نے شہزادہ معظم بیگ کو رفع فساد کے لیئے پنجاب روانہ کیا شہزادہ خود تو لاہور چلا گیا اور مرزا بیگ دس ہزاری کو بھیجکر راجاؤں کو مغلوب کر دیا گورو صاحب بھی چونکہ پہاڑی راجاؤں کی مدد کرتے رہتے تھے اس لیئے ایک دستہ فوج سکھوں کی تادیب کے لیئے مقرر ہوا۔ جس نے سکھوں کو شکست دیکر انند پور فتح کیا واپسی پر سکھوں نے فاتح فوج پر شبخون مارا جس سے کچھ نقصان ہوا۔ شہزادہ نے شب خون کی پاداش میں پھر فوج کشی کے لیئے حکم دینا چاہا مگر منشی دریار نے شہزادہ کے سامنے گورو صاحب کی بہت تعریف کی جسے سنکر شہزادہ بہت خوش ہوا اور بجائے فوج کشی کے گورو صاحب کے ساتھ رابطہ اتحاد کے لیئے خط و کتابت شروع کر دی آخر میں ہے منشی دریار کو جس نے گورو صاحب کی تعریف کی اور شاباش ہے شہزادہ کو جس نے منشی دریار کی بات کو مانکر حق شناسی کا ثبوت دیا۔

پیارو! اب غور کرو کہ ہندو راجہ گورو صاحب سے کیا سلوک کرتے رہے اور پھر مسلمان گورو صاحب سے کس حسن سلوک سے پیش آتے رہے ان سب واقعات سے یہ امر تو بالبداہت ہے کہ گورو صاحب نہ تو سلطنت کے دشمن تھے اور نہ انہیں ملک گیری کی ہوس تھی یہ سب کچھ ہندو راجاؤں کی چال بازیوں سے ظہور میں آیا۔ جب ہندو راجوں نے دیکھا کہ اس طرح بھی دال نہیں گلی اور مطلب سدھ نہیں ہوتا تو پھر انہوں نے ایک اور ہی کمینہ راہ اختیار کی جس سے انہوں نے اپنی چالاکیوں سے گورو گوبند سنگھ صاحب کے والد بزرگوار جناب گورو تیغ بہادر سے یہ کہکر کہ اب ہم کو زبردستی مسلمان کیا جا رہا ہے کوئی علاج بتلاؤ تو گورو صاحب نے انکی مدد کی اور شرن پڑے ہوؤں کی لاج رکھتے ہوئے اپنے آپ کو بھی قربان کر دیا تھا ٹھیک اسی طرح ہندو راجاؤں نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے ساتھ بھی یہی راہ اختیار کرنی چاہی اور کہا کہ گورو مہاراج ایک بڑا بھاری یگ کیا جاوے اور اس میں سے دیوی پرگٹ ہو گی جو ہندوؤں کی مردہ ہڈیوں میں از سر نو جان ڈالیگی چنانچہ ایک بڑا بھاری یگ دیوی پرگٹ (دیوی کے

ظاہر ہونے کے لیئے) کے لیئے کیا گیا جب شعلے بلند ہونے لگے تو مندر کے پوجاری برہمن نے اپنی کمینہ فطرت کا نہایت ہی بری طرح اظہار کیا اور کہا کہ گورو مہاراج جب تک آپ جیسا دھرماتما خود یا آپ کا کوئی عزیز بہ نفس نفیس اس یگ کی آہوتی نہیں بھیگا تب تک دیوی پرگٹ نہیں ہوگی گورو مہاراج انکی کمینہ فطرت اور مکروہ چالوں کو فوراً بھانپ گئے گورو مہاراج نے مندر کے پوجاری سے مخاطب ہوکر کہا کہ مہاراج آپ برہمن دیوتا ہیں بھلا آپ سے بڑھکر اور کون دھرماتما ہو سکتا ہے سب سے بہتر یہی بات ہے کہ آپ کی آہوتی ہی دیجائے جب انکو یہ معلوم ہوا کہ اب تو ہمارا راز طشت از بام ہو گیا تو وہ سب کے سب پوجاری اور دیگر پہاڑی راجگان چمپت ہو گئے اور گورو مہاراج انکی حرکات کو خوب بھانپ گئے۔ میرا یہ خیال ہے کہ گورو گوبند سنگھ جیسے مواحد شخص کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ "نمستنگ اکالے نمستنگ دیالے" کہتے ہوئے اور "کرشن بشن کبھو نہ دھاؤں جو پر چاہوں سو تم سے پاؤں" یعنی مجھے کرشن اور وشنو وغیرہ دیوی دیوتا کے پوجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں اپنی ہر ایک حاجت کے لیئے اس احکم الحاکمین کے سامنے ہاتھ پھیلاؤنگا جسکے سامنے یہ دیوی دیوتا بھی ہاتھ باندھے کھڑے ہیں تو بتلایئے کہ ایسا مواحدانہ عقیدہ رکھتے ہوئے یہ کیسے اور کس طرح ہو سکتا تھا کہ گورو مہاراج دیوی کی پوجا کرتے دیوی کی پوجا سے غالباً یہی مراد ہوگی کہ وہ بت پرستوں کو عملی سبق دیں کہ دیکھو جنکی تم پوجا کرتے ہو وہ نہ تمہاری کوئی بات سنتے ہیں اور نہ تمہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں پوجنے کے قابل صرف وہی ایک ہستی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتی اور ہماری جائز خواہشات کو پورا کرتی ہے۔ بہرحال اس سے آپ یہ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہندو گورو صاحب سے کیا سلوک کرتے رہے ہے اور مسلمان کس طرح پیش آتے رہے ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اپنے آئندہ اشو میں زیادہ وضاحت اور صراحت سے اسپر روشنی ڈالیں گے ؛

# ویدوں و شاستروں میں گوشت خوری

(راڈیٹر مسمات دھرم پرچارک کی قلم سے)

KHILAFAT LIBRARY

۲۲-جون کے پرچارک میں بتلایا جا چکا ہے کہ شرادھ میں مانس دینے کا کیا مطلب ہے یہ وہی سوال کر سکتا ہے کہ جو نک شرادھ کو مانتا ہے۔ پس اب ہم سوال کا مختصر جواب دیتے ہیں کہ جو شرادھ کو مانتے ہوئے یہ سوال کرتے ہیں کہ منوسمرتی کے تیسرے ادھیائے میں شرادھوں میں گوشت خوری کیوں ہے مفصل جواب تو ایک کتاب چاہتا ہے لیکن مختصر جواب یہاں دیا جاتا ہے۔ دو بھاگ یعنی ایک پرورتی اور دوسرا نورتی۔ جیسا کہ منوسمرتی میں ایک شلوک آیا ہے کہ نہ مانش بھکشنے شر نہ مدھے نہ چہ متیہ پرورتی ایشا بھوتا ملنگ نورتی استو مہا پھلا۔ اس کا ترجمہ عام طور سے یہ تبلایا جاتا ہے کہ مانس کے کھانے اور شراب کے پینے اور زنا کے کرنے میں کوئی دوش (گناہ) نہیں ہے یہ بھوتوں کی پرورتی ہے لیکن انکو چھوڑ دینا مہا پھل ارتھات مکتی کے دینے والا ہے ؛

خلاصہ یہ ہے کہ انسانی جذبات یا خواہشات مانس وغیرہ کی طرف چلتی ہیں اور انکے اثر سے موثر ہو کر انسان عملی طور سے ان میں کوئی دوش نہیں مانتا کیونکہ یہ بھوتوں کی پرورتی ہے۔ پر تو اگر دل کو روک کر ان سب کو چھوڑ دیوے تو اسکا بڑا بھاری پھل ہے جیسے بیمار کو ٹھنڈا پانی پیارا لگتا ہے لیکن اسکے لیئے اچھا نہیں ہے اسلیئے بار بار اس کا دل ٹھنڈے پانی کی طرف جاتا ہے۔ کبھی کبھی دو تین بوندیں جب اس کا گلہ خشک ہو جاتا ہے دی بھی جاتی ہیں مگر حقیقت میں وہ ٹھنڈا پانی اسکے لیئے نقصان دہ ہے اب جب اسکو سخت پیاس لگتی ہے۔ تب اسکی پیاس جاتی رہے اور بیماری کو بھی آرام آوے۔ تب ڈاکٹر صاحب ایک دوائی مقرر کرتے ہیں۔ اسمیں ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں اور بیمار کو کہتے ہیں کہ ٹھنڈے پانی کے پینے کی تو قطعی ممانعت ہے۔ لیکن ذرا اسی دوائی کے ملانے سے اگر یہ ٹھنڈا پانی پیوے تو تمہاری بیماری بھی آہستہ آہستہ علی جاویگی اور تو یہ ٹھنڈا پانی بھی اس دوائی کے ذریعہ پی سکتا ہے۔ عین اسی طرح پر ورتی مارگ کے تین سلسلے ساری دنیا میں ملتے ہیں (۱) ستوگنی پرکرتی والے لوگ (۲) تموگنی پرکرتی والے (۳) رجوگنی پرکرتی والے اور انہی تینوں گنوں سے یہ ساری دنیا پیدا ہوئی ہے اب چھتریوں میں تموگنی رجوگنی پرکرتی والے شخص ہوئے جیسے بیمار کی مثال دی گئی۔ ایسے ہی ہر ایک ملک و قوم میں مانس کھانے والے ہوتے ہیں۔ جو اگر مانس کھانا چھوڑ دیں تو اچھا ہے لیکن انسے مانس چھوڑانے کے لیئے شاستر کاروں نے ایک معقول ترکیب سوچی کہ لکھ دیا کہ یگ پرکرن اور شرادھ میں ہی صرف مانس کا بدھان ہے (ایک چیز جو مذہبی تیوہار اور تقریب پر جائز و روا ہے تو دوسرے وقت میں تو وہ بطور نظیر بدرجہ اولیٰ جائز ٹھہرتی ہے۔ نور) اس کے سوائے اگر مانس کھایا جاویگا تو بڑا پاپ ہے جیسے بیمار کو پانی پینا منع ہے لیکن دوائی میں پانی ملا کر پلانا مفید ہے گویا عام طور سے جو مانس کھانے کی عادت تھی اسکو ہٹانے یا کم کرنے کے لیئے یہ بدھی وچار ہے اور یہ ناممکن ہے کہ تموگنی پرکرتی والے مانس کھانے سے ہٹ جاویں۔ پس وہ بھی اپنی خواہشات نفسانی پوری کرنے یا انکو بڑھانے کے لیئے مانس نہ کھاویں انکے لیئے شرادھ پرکرن میں یہ سلسلہ بیان کیا ہے کہ سوائے شرادھ اور یگیہ کے بالکل مانس نہ کھایا جاوے۔ مگر وہ لوگ جو مانس کھانے سے قطعی نفرت رکھتے ہیں انکے لیئے یہ پرکرن ہرگز نہیں ہے۔ یاد رہے کہ منو کا قانون سب ورنوں اور تمام ملکوں کیلیئے بنایا گیا تھا اور اسوقت بھی آریہ اور انار یہ دیوتا ودیت رہا کرتے تھے ستوگنی و تموگنی پرکرتی والے لوگ ہر ورن میں تھے لیکن شرادھ کا کرنا ہر ایک انسان کا فرض ہے بام مارگ اور شاکنک مت بھی ویدک دھرم کے حصے ہیں (مطلب یہ کہ وام مارگیوں کے لیئے گوشت خوری جائز ہے جب زید کے لیئے ایک چیز حلال ہے تو بکر کے لیئے کیوں نہیں یہ تفریق کیسی۔ نور) پس ان تمام حالتوں کے ہونے پر قدتاً یہ ضرورت تھی

آجاتی ہے کہ جو قومیں یا ذاتیں یا توگنی برتی والے لوگ قدرتی طور سے بہت عرصہ سے مانس کھانے کے عادی ہیں وہ جب شرادھ وغیرہ کرتے ہیں تو کس طرح مانس سے الگ رہ سکتے ہیں یہ شاستر کی عقل مندی ہے کہ مانس کی عادت مٹانے کے لیئے ایک خاص قاعدے میں جکڑ کر آہستہ آہستہ درست کرے - نیز جو لوگ قدرتی طور سے توگنی برتی میں ہی پیدا ہوئے وہ کس طرح مانس سے بچ سکتے ہیں شاستر نے عام اعلان دیا - کہ وہ لوگ بھی مانس مت کھاویں سوائے اسکے کہ یگیہ میں یا شرادھ میں ایسا کیا جاوے سوال ہوگا کہ شرادھ یا یگیہ میں کیوں رکھا گیا ہے جواب یہ ہے کہ جیسی برتی ویسے ہی دیوتا ہوتا ہے اور وہ پاپ نہیں سمجھا جاتا ہے (مطلب یہ کہ گوشت خوروں کے دیوتا بھی گوشت خور ہی ہوتے ہیں شکر کھیس تو نہیں ہوتے) جیسے کبھی چیونٹی کو مارنا آدھرم ہے لیکن میدان جنگ میں ہزاروں کا سر قلم کر دینا بہادری ہے - یگیہ کام بھی چھتری کا ہے - برہمن لڑائی بھی نہ کرے اسلیئے ستوگنی برتی والے لوگ تو ہمیشہ کھیر پوری کچوری وغیرہ سے شرادھ کریں - لیکن وہ لوگ جو اُن زمروں یا سمپردائیوں میں نہیں یہاں مانس وغیرہ کی باقاعدہ بدھی دھرم کی طرف سے جانیوالی ہے وہاں انکے لیئے شرادھ میں مانس کا بدھان آتا ہے - نیز ایک اور بات بھی ہے کہ کئی ایک ملک و جزیرے ہیں کہ جسجگہ قدرتاً اناج پیدا ہی نہیں ہوتا ہے اور زمانہ قدیم میں ان تمام ملکوں میں ہندو دھرم رائج تھا اب جس جزیرے میں مچھلیاں ہی ہیں اور کچھ نہیں - وہاں شرادھ کرتے وقت مچھلیاں ہی دیجاتی ہیں دنیا میں بے شمار ایسے حصے ہیں جہاں درخت تک پیدا نہیں ہوتے کوئی سبزی وغیرہ پیدا ہو یہ تو ناممکن ہی ہیں اب تبلاویں کہ وہاں کیا کیا جاوے اور شرادھ کس چیز کے کریں نیز ہر ایک قوم میں دو قسم کے انسان ہوتے ہیں ایک اوپدیش دینے والے لوگوں کو رحم دلی سے قابو کرنیوالے - دوسرے ملک کی حفاظت کرنیوالے لڑاکے جوش والے بے پروا نڈر - ایسے لوگ توگنی برتی والے ہوتے ہیں اسلیئے انکی غذا بھی ویسی ہوتی ہے اور اسی لیئے انکا دیوتا اور سامان بھی ویسے ہی ہوتا ہے اسلیئے منوسمرتی کا یہ تمام سلسلہ اُن ملکوں اور اُن قوموں اور اُن زمروں کیلیئے ہے کہ جس جگہ قدرتاً توگنی جذبات سے پیدائش ہے ٭

# چیلنج

KHILAFAT LIBRARY

عموماً محققین مذاہب غیر و خصوصاً علمائے حامیان غیر تمندان دین اسلام اہل تسنن و اہل تشیعہ و احمدی پیروان مرزا غلام احمد قادیانی و پنڈتان آریہ سماج و سناتن دھرم کو مژدہ بچلینج دیا جاتا ہے کہ آجکل جناب پادری جوالا سنگھ صاحب پروفیسر الٰہیات ولکچرار میتھوڈسٹ مشن لکھنوی بمبئی میں تشریف فرما ہیں چونکہ پادری صاحب موصوف بمقام گرانٹ روڈ چرچ یعنی (دیول) ۱۶ - جولائی ۱۹۱۷ء ۴ سے ۷ بجے تک مختلف مضامین اصول مذاہب غیر و مسیحی مثلاً معرفت باری تعالیٰ و نجات انسان پر اور افضلیت دین مسیح پر اور یہ کہ فی زمانہ کونسا مذہب عالمگیر اور پیروی انسان کے قابل ہے - بزبان اردو بسلسلہ لکچر دینگے اور ہر روز بعد ختم ہونے لکچر کے اُن حضرات کو جنہوں نے ابتداء سے آکر لکچر سنا ہوگا بہ تہذیب سوال و اعتراض کرنیکا موقعہ اس طور سے دینگے کہ مضمون زیر بحث پر سائل و مجیب یکے بعد دیگرے بہ تعیین پانچ پانچ منٹ متواتر دو گھنٹے گفتگو کر سکیں گے - لہٰذا عرض ہے کہ اہل شہر ایسے بیس بہا موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور تاریخ مقررہ اور وقت مقررہ پر اپنی تشریف آوری سے لکچرگاہ کو رونق بخشیں اور اپنے مذہب کی حمایت سے دریغ نہ کریں اور بعد ختم سلسلہ لکچر یہ شکایت نہ کریں کہ ہم لوگوں کو مسیحیوں نے اپنے لکچروں کے وقت سوال و اعتراض کرنے کا موقع نہ دیا ٭

المشتہر - پیرنڈ - ڈبلیو - ای - پک سیکرٹری سپرنٹنڈنٹ امریکن میتھوڈسٹ اپسکوپل مشن بمبئی

---

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# جواب چیلنج

حضرات! آج ایک اشتہار مسیحیان بمبئی کی طرف سے "چیلنج" کی سرخی سے شائع شدہ ہماری نظر سے گذرا - جسکے پڑھنے سے سخت حیرت و تعجب ہوا - اس "چیلنج" کا کیا کہنا - ماشاء اللہ سہ بہت شور سنے تھے پہلو میں دل کا لہو جو چیرا تو یک قطرۂ خون نکلا ٭ لطف یہ کہ اشتہار میں ظاہر کیا گیا ہے کہ پادری جوالا سنگھ صاحب تبلیغ کیلیئے وارد بمبئی ہوئے ہیں حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے اصل بات یہ ہے کہ گذشتہ پانچ سات ہفتوں سے میتھوڈسٹ چرچ کے مسیحی ہال بھائی کلہ بمبئی میں ہماری طرف سے بطور مناظرہ جناب شاہ محمد خان صاحب احمدی ریلوی انجینیر انگیت پوری عموماً ہر ہفتہ کی شب کو اُس مسیحی ہال میں آیا کرتے ہیں جنکی تقریر ہر قسم کی عقلی و نقلی دلائل سے ایسی مدلل ثابت ہوئی کہ مسیحیان بمبئی کی طرف سے کوئی جواب بن آنے پر کمزوری کا اظہار ہوا - چنانچہ اس کمزوری پر پردہ ڈالنے کیلیئے پادری جوالا سنگھ صاحب کو لکھنوی سے (بقول پادریصاحبان) بذریعہ خطوط و ٹیلیگرافات خاص طور پر بلوا کر اہالیان بمبئی کے سامنے بطور مناظرہ پیش کیا - جس میں ہم احمدیان بمبئی بھی مخاطب ہیں - وجہ خطاب یہ ہے کہ ہفتہ گذشتہ میں پادریصاحبان نے اثنائے گفتگو میں یہ کہا کہ ہم پادری جوالا سنگھ صاحب کو بلواتے ہیں جسکا مفہوم یہ ہے کہ ہم بالمشافہ تقریر سے عاجز ہیں - لہٰذا تم بھی اپنے کسی بہادر کو بلواؤ - جسکے جواب میں خان صاحب نے فرمایا کہ اگر ریورنڈ ٹیلگراف صاحب (سپرنٹنڈنٹ مشن) اپنے دستخط سے تحریری چیلنج بشرائط ذیل دیں کہ (۱) تاوقتیکہ علمائے احمدی بمبئی تشریف لاویں پادری جوالا سنگھ صاحب بمبئی میں مقیم رہیں گے (۲) قبل آمد علماء شرائط مباحثہ طے ہونے ضروری ہیں (۳) مضمون مباحثہ (یعنی سبجکٹ) (۴) اگر پادری جوالا سنگھ صاحب ہماری علماء سے مقابلہ نہ کریں اور ضرور نہ کرینگے کیونکہ ہوشیار پور کی شکست فاش (۱۸) و گوجرانوالہ میں غلطی کا اقرار پادریصاحب کو یاد ہے تو جناب ریورنڈ موصوف ہماری حاضری جانے کے کفیل ہونگے - اگر ہم اپنے علماء کو نہ بلائیں تو ہم اُن کے ٹھہرانے کے خرچ کے ذمہ دار!

مگر افسوس کہ مسیحیان بمبئی نے آجتک کوئی اعلان اس فکر کی نسبت نہیں دیا بالعکس یہ اشتہار شائع کیا - میٹنگ میں تو چیلنج مگر اندر لکچروں کا سلسلہ ۱۶ جولائی سے شروع کیا ہے تمام مذاہب کو مدعو کیا اس چیلنج کے کیا کہنے - ایک معقول آدمی کیلیئے یہ بڑی بودی بات ہے - باقی رہے ہم احمدی سو "عیاں راچہ بیاں" ہماری علماء کی عیسائیت پر کامیابی کا بین ثبوت یہ ہے

---

داعیان الی الخیر - خود ہی کام کرنے والے اور علی الاعلان مذاسب دینی کرنیوالے ہیں - مورخہ ۱۶ - جولائی ۱۹۱۷ء

فہرست میں نمبریں پوری دستیاب ہیں ۱۵ اگست ۱۹۱۷ء تک قیمت روپیہ کی ۱۲ لی جاویگی

اخبار نور قادیان ۳ اگست ۱۹۱۷ء جلد ۸ نمبر ۱۸

# امرت دھارا" والے مقدمہ کی کامیابی کی خوشی میں

(جس کے حالات دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرماویں)

ہمارے مہربان ہم کو مجبور کر رہے ہیں کہ ہم ان کو بھی اس آئندہ میں حقیقی طور پر شامل کریں وہ لکھتے ہیں کہ کارخانہ امرت دھارا کو آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس رام پور [illegible] سال کے ادویات کی صفائی پر اعلا [illegible] تصنیف اعلا مضامین کی تحریر پر [illegible] ریڈیٹ سرٹیفکیٹ مل چکے ہیں اور آپ نے ایسی خوشیوں کے موقع پر بھی کوئی رعایت نہ کی۔ اب ایسے وقت پر بھی رعایت نہ ہو تو عجیب بات ہے۔ جنگ کی وجہ سے تمام اشیا کی گرانی کے باعث رعایت کرنے سے کچھ بہت بچت نہیں رہتی ہے مگر ہم کو اپنے مہربانوں کی خواہش پورا کرنے کی ایک اور وجہ بھی پیدا ہو گئی۔ کہ ہم نے امرت دھارا کی شیشیوں کی شکل میں کچھ تبدیلی کی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بہت جلد بہ سہولیت تمام اپنے مہربانوں تک اس نئی شکل کو پہنچا دیں تاکہ سب ناظرین سمجھ لیں کہ امرت دھارا کی شیشیوں کی شکل اب کیا ہو گئی ہے۔ شیشی کی شکل کی تبدیلی کو سب ہمارے مہربانوں کو دیکھ لینا چاہیئے۔ پس سب ناظرین یہ اشتہار دیکھ کر خوش ہونگے ۔ بابو شوسرن پوری گرداور سانونگر ریاست پٹیالہ سے لکھتے ہیں کہ آپ عنایت ضرور کریں کیونکہ جن کو آپکی ادویات پر بھروسہ ہے وہ تو اتنا ہی غنیمت چاہتے ہیں کہ صرف محصول ہی معاف ہو جاوے۔ اگر قیمت میں بھی رعایت ہو تو اس سے زیادہ ان کو اور کیا خوشی ہو سکتی ہے پس اعلان کیا جاتا ہے کہ

کوی نورد ویدبھوشن جناب پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدایڈیٹر طبی اخبارات ویشیش الپاک ویدلکرت مصنف متعدد رسالہ جات طبی کی

تیار کردہ

KHILAFAT LIBRARY

## تمام ادویات و کتب و امرت دھارا یکم جون ۱۹۱۷ء سے ۱۵ اگست ۱۹۱۷ء تک

## نصف قیمت پر دیجاوینگی

یعنی ایکروپیہ میں ۸ کی رعایت ہوگی۔ اس حساب سے امرت دھارا کی بڑی شیشی ۸ عدد والی ۱۴ کو ملیگی اور ۴ عدد والی شیشی ۷ کو ملیگی۔ ایسے ہی دیگر ادویات کے متعلق سمجھ لیں

### ایک خاص رعایت

یہ بھی کی گئی ہے کہ اگر کوئی صاحب ایک وقت میں بہت سی دوائی نہ منگوانا چاہیں مگر اس رعایت سے فایدہ اٹھانا چاہیں تو وہ جو رقم چاہیں دفتر میں بھیجدیں جب تک وہ رقم انکی ختم نہ ہوگی ان کو ادویات ۱۲ قیمت پر دیجاویں گی۔ وہ اصحاب جو اپنی پیچیدہ امراض کا علاج جناب پنڈت جی صاحب سے بذریعہ خط و کتابت کرانا چاہیں جو ادویات ان کو جوں جوں تجویز ہوں وہ اسطرح منگوانا چاہیں وہ بھی ایک معقول رقم جمع کرا کے دیر تک اس رعایت سے فایدہ اٹھا سکتے ہیں

### ایک خاص اعلان

یہ بھی کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کا آرڈر رعایت کے خاتمہ پر سب سے بڑی قیمت کا ثابت ہوگا۔ اس کو اس کی ادا کردہ قیمت کا ۱۲ بطور انعام کے واپس کر دیا جاوے گا۔ اور ان کا نام مشتہر کر دیا جاوے گا۔

امید ہے کہ اس رعایت سے سب بھائی پورا فایدہ اٹھاویں گے۔ وقت بھی کافی رکھ دیا ہے کہ سب کو خبر ہو جاوے اور کوئی شکایت نہ رہے کہ ہمکو خبر نہ ملی

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا اسٹرک [illegible] کافی ہے۔ [illegible] ۵ برانچ لاہور